بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

خطبہ نمبر ۳۰

فون ۴۴۹

جلد ۷۲/۳۷ ۱۲ شوال ۱۴۰۳ھ ۲۳ وفا ۱۳۶۲ ہش ۲۲ جولائی ۱۹۸۳ء نمبر ۱۶۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

-- ربوہ ۲۱ وفا / جولائی۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدّ ظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت قلو الرجی اور چھینکوں کی وجہ سے بہت ناساز ہے۔

احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدّ ظلہا کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین

-- مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیال گڑھی مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ و احباب جماعت سے اس مخلص خادم سلسلہ کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں جلد کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

-- مکرم شیخ غلام محمد صاحب خادم مسجد فیصل آباد زیادہ بیمار ہیں ہسپتال میں داخل ہیں۔ ہرنیا کا اپریشن ہوا ہے۔ جماعت کے بزرگوں اور احباب سے ان کی جلد شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالےٰ ہر دو بیماروں کو جلد اپنے فضل اور رحم سے شفا عطا فرمائے آمین۔

سید احمد اطہر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ فیصل آباد

-- میرے والد محترم شیخ محمد حنیف صاحب قمر سائیکل سیاح بیمار چلے آ رہے ہیں لیکن اب دس پندرہ دن سے سخت بیمار ہیں اور حالت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت سے گزارش ہے کہ ان کے لئے درد دل سے دعا کریں۔

ترکیہ قدسیہ والدہ عقیل احمد شاہد دارالعلوم وسطی ربوہ۔

ربوہ میں خدمتِ خلق کے جذبہ کے تحت عید الفطر منائے جانے کی ایمان افروز تفصیلات

بڑی تعداد میں احباب حضور کا خطبہ سنتے ہی غرباء کے گھروں میں گئے اور عید مبارک کہی تحائف دیئے

عید الفطر کے موقع پر روحانی کیف و مسرت حاصل کرنے کا ایک روح پرور تجربہ

جماعت احمدیہ کے احباب و خواتین کے لئے امسال عید الفطر ایک یادگار عید تھی جس میں احباب کرام نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات پر عمل کر کے روحانی لطف و مسرت کا ایک روح پرور تجربہ حاصل کیا۔ خطبہ عید الفطر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب کو ہدایت فرمائی کہ اس روز عام دنوں سے بڑھ کر عبادات کریں اور نیز خدمتِ خلق کے جذبے کے تحت غرباء کے گھر جائیں۔ انہیں تحفے تحائف دیں اور عید مبارک کہیں۔

اہلِ ربوہ نے حضور کے اس ارشاد پر عمل کرتے ہوئے نماز عید الفطر کے فوراً بعد اپنے غریب بھائیوں کے گھروں کا رخ کیا، ان سے عید ملے، انہیں تحفے تحائف دیئے۔ جو لوگ غرباء کے گھر گئے اور جن جن لوگوں کے گھر احباب تشریف لائے دونوں کو ہی روحانی لذت کا ایک انوکھا تجربہ ہوا۔ بعض احباب کو ایک گھر میں جانے سے اتنا مزہ آیا کہ وہ سارا دن ہی غرباء کے گھروں میں گھومتے رہے اور ان کی کنڈیاں کھٹکھٹاتے رہے۔

اہلِ ربوہ صدر صاحبان محلہ کے توسط سے جن جن گھروں میں گئے ان کے بارے میں صدر عمومی کے توسط سے ملنے والی ایک مکمل رپورٹ کے مطابق ربوہ کے ۱۴ محلوں کے ۲۷۷ احباب عید مبارک کہنے کے لئے ۵۳۵ غریب گھروں میں گئے۔ انہوں نے مجموعی طور پر آٹھ ہزار دو سو اکیاون روپے نقد بصورت عیدی ایسے گھروں میں بچوں اور بڑوں کو دیئے۔ ان کے علاوہ جو تحائف دیئے گئے نیز مٹھائی پھل وغیرہ دیئے گئے ان کی مالیت ان کے علاوہ ہے عید کے روز کی شدید گرمی میں احباب موسم کی سختی سے بے پرواہ ہو کر اپنے امام کی ہدایات کی روشنی میں غرباء کے گھروں کے چکر لگاتے رہے۔ ایک مخلص دوست نے تیس کلو مٹھائی خرید کر تقسیم کی۔

صدر عمومی صاحب کے ذریعے جو معلومات حاصل ہوئی ہیں ان کے مطابق سب سے زیادہ احباب محلہ دارالیمن سے غرباء کے گھروں میں گئے۔ اس محلے سے ۹۲ احباب ۱۵۰ گھروں میں گئے۔ نقد عیدی مٹھائی وغیرہ دینے میں محلہ دارالرحمت غربی اوّل رہا۔ اس محلے کے افراد نے دو ہزار پندرہ روپے کی نقد عیدی غرباء میں تقسیم کی۔ دیگر محلوں کی تفاصیل یہ ہیں۔

فیکٹری ایریا سے ۴۲ احباب ۷۲ گھروں میں گئے

دارالرحمت غربی سے ۲۶ احباب ۴۰ گھروں میں گئے۔

دارالصدر شمالی کے ۲۵ احباب ۴۷ گھروں میں گئے۔

دارالفضل کے ۱۵ احباب ۱۵ گھروں میں گئے۔

دارالنصر شرقی کے ۱۲ احباب ۱۴ گھروں میں گئے

دارالرحمت وسطی سے بھی ۱۲ احباب ۱۲ گھروں میں گئے۔ دارالرحمت شرقی کے ۱۱ احباب نے ۸ گھروں میں جا کر عید مبارک کہی۔ دارالعلوم غربی کے ۱۱ احباب ۲۵ غریب گھرانوں میں گئے۔ دارالنصر غربی سے ۱۰ صاحب حیثیت افراد ۲۰ غریب بھائیوں کے ہاں گئے۔ محلہ باب الابواب کے ۸ احباب نے ۲۳ غریب کنبوں کو عید کی خوشیاں پہنچائیں۔ دارالعلوم شرقی کے ۷ احباب اپنے امام کی ہدایت کی اتباع میں ۱۵ گھروں میں گئے۔ عید مبارک کہہ کر انہیں خوشیاں پہنچائیں اور خود مسرتیں حاصل کیں۔ محلہ ناصر آباد کے ۹ افراد ۹ گھروں میں گئے اور محلہ دارالبرکات کے ۷ احباب نے ۱۲ کم حیثیت گھروں میں جا کر عید کے تحائف دیئے اور روحانی لطف و مسرت سے اپنی جھولیاں بھریں۔

مرکز سلسلہ کے بہت سے احباب وہ تھے جو از خود غرباء کے گھروں میں گئے اور انہوں نے رپورٹ میں اپنا نام بھی درج نہیں کروایا۔

اللہ تعالیٰ سب احباب کو جزائے خیر دے جنہوں نے عید کے موقع پر اپنے غریب بھائیوں کو اپنی خوشیوں میں شریک کیا اور امام وقت کی دعاؤں اور خوشنودی کے وارث ٹھہرے۔

عَفْوُ الْمُلُوْکِ اِبْقَآءٌ لِّلْمُلْکِ (حدیث النبی)

بادشاہوں کا معاف کر دینا انکی سلطنت کی بقاء کا باعث ہوتا ہے

وضاحت

الفضل ۲۰ جولائی ۱۹۸۳ء کے صفحہ اول پر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے گیسٹ ہاؤس "سرائے خدمت" کی دوسری منزل کا سنگ بنیاد رکھنے کی خبر میں سہواً ایک ضروری بات شائع ہونے سے رہ گئی ہے۔

سنگ بنیاد رکھنے کی ترتیب میں صدر مجلس اور نائب صدر کے بعد تقریب میں موجود مہتممین مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے بھی اینٹیں رکھیں۔ ان کے بعد قائدین اضلاع کے نمائندہ نے اینٹ رکھی۔

اس سہو پر ہم معذرت خواہ ہیں۔ (ادارہ)

داعی الی اللہ

داعی الی اللہ بننے کا بہترین ہتھیار دعا ہے۔

انصار بھائی دعاؤں کا انفرادی اور اجتماعی پروگرام بنائیں۔

(قیادت اصلاح وارشاد انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

احباب اپنے تاثرات بھجوائیں!

امسال احباب جماعت احمدیہ نے عید الفطر ایک نئے مجذبے سے منائی جو احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں اس روز غرباء کے گھروں میں گئے اور ان کے ساتھ میل ملاقات کے ذریعہ عید الفطر منائی وہ اپنے تاثرات جلد تر الفضل کو ارسال کریں تاکہ روحانی لطف و مسرت حاصل کرنے کے ایک نئے تجربے میں جملہ قارئین الفضل کو شریک کیا جا سکے۔

(ادارہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

بصائر بنی نوعِ انسان تک نبیوں کے ذریعہ پہنچتے ہیں اور خدا تعالیٰ انکے ذریعہ ہی اپنے آپ کو ظاہر کرتا ہے

جب تک خدا کا برگزیدہ بندہ آکر دکھا نہیں دیتا کہ خدا ہے انسان کا تصور وہاں تک پہنچا نہیں کرتا

ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بصیرتوں کے منبع ہیں۔ آپ سے ہی سارے نور پھوٹیں گے جو نوعِ انسان کو خدا کی طرف لے جائینگے

آج خدا تعالیٰ کی وحدانیت کو دنیا میں قائم کرنے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو دنیا سے منوانے کا فریضہ ہم احمدیوں کو سونپا گیا ہے

ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے رب تک پہنچنا اور بندوں کو رب تک پہنچانا سیکھیں اسکے بغیر آنحضرت کی غلامی اور اپنے رب کی عبودیت کا حق ادا نہ ہوگا

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

بتاریخ ۶ ظہور ۱۳۶۱ ہش مطابق ۶ اگست ۱۹۸۲ء بمقام اوسلو (ناروے)

(مرتبہ:۔ مکرم یوسف سلیم ملک صاحب ایم اے انچارج صیغہ زود نویسی ربوہ)

(نوٹ:۔ یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر احباب جماعت کی خدمت میں پیش کر رہا ہے)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی:۔

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝ قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ۝

(الانعام آیات ۱۰۳ تا ۱۰۵)

اور پھر فرمایا:۔

ناروے ایک ایسا ملک ہے

جسے اللہ تعالیٰ کی قدرت نے بڑی فیاضی کے ساتھ حسن عطا فرمایا ہے۔ یہاں کی بل کھاتی ہوئی سڑکیں ہر موڑ پر اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ایک نیا جلوہ پیش کرتی ہیں یہاں پہاڑوں کی بلندیوں پر آسمان سے باتیں کرتی ہوئی جھیلیں نظر آتی ہیں اور سطح سمندر میں ڈوبتے ہوئے سر بفلک پہاڑ دکھائی دیتے ہیں۔ یہاں پتے پتے میں ایک دل نوازی ہے۔ یہاں گھنے جنگلات ہیں جن کے سائے تسکین بخش ہیں۔ یہاں ہوائیں ہلکی سُروں میں گیت گاتے ہوئے چلتی ہیں۔ یہاں پہاڑوں کی ایسی چوٹیاں ہیں جن کی سطح مرتفع گھاس سے لدی ہوئی ہے اور کوئی درخت دیکھنے کو نہیں ملتا لیکن چٹانوں کو بھی خوبصورت رنگوں کی کائیوں نے بڑے حسین لبادے عطا کر رکھے ہیں۔ یہاں AFLOAT کے اندر سمندر میں پانی کی جو جھیلیں پہاڑوں کی وادیوں نے بنا رکھی ہیں۔ آسمان سے باتیں کرتے ہوئے پہاڑ سمندر کے سینے میں اتر آئے ہیں اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ پہاڑ بڑے پیار کے ساتھ ہمیشہ اُن پانیوں کا نظارہ کرتے ہیں جنہوں نے اُنہیں اپنے دل میں اتار رکھا ہے۔ حُسن کی یہ ساری کائنات فرداً فرداً بھی اور اپنی اجتماعی شکل میں بھی

اللہ تعالیٰ کی حمد کے گیت

گاتی ہوئی دکھائی دیتی ہے اور قرآن کریم کی اس آیت کی طرف توجہ منتقل ہو جاتی ہے جسمیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۔

(بنی اسرائیل آیت ۴۵)

کہ کوئی چیز بھی ایسی نہیں جو خدا کے حمد کے گیت نہ گا رہی ہو اور اس کی پاکیزگی بیان نہ کرتی ہو وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ لیکن اے غافل انسان تو اس تسبیح کو نہیں سمجھتا اُس تسبیح سے غافل ہے جو کائنات کا ذرہ ذرہ اپنے رب کی حمد میں گا رہا ہے۔ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا پھر بھی تمہارا رب بہت ہی بردبار ہے۔ وہ بڑے حوصلے سے تمہاری بے پرواہیوں کو برداشت کرتا ہے اور تمہارے گناہوں کی بخشش فرماتا ہے۔

پس یہ وہ دنیا ہے جہاں کائنات کا ذرہ ذرہ اس آیت کے بیان کیمطابق حقیقتاً اللہ تعالیٰ کی حمد کے گیت گاتے ہوئے ان کانوں کو سنائی دیتا ہے جو ان کے سننے کی طاقت رکھتے ہیں۔ اُن آنکھوں کو دکھائی دیتا ہے جو دیکھنے کی طاقت رکھتی ہیں۔ ہاں ایک چیز جو حمد سے کلیۃً خالی اور عاری دکھائی دیتی ہے اور وہ

یہاں بسنے والے انسانوں کے دل

ہیں۔ میں نے حیرت سے اس نظارہ کو دیکھا اور مجھے یوں معلوم ہوا کہ ان جنتوں میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایسے سینے ہیں جو صحرا بسینہ ہیں۔ وہ ویرانوں کو اپنے سینوں میں سمیٹے پھرتے ہیں۔ اِن وادیوں میں، اس حُسن کے نظاروں میں ایسے دل ہیں جو خدا کی یاد سے کلیتاً عاری ہو کر ویرانوں کا منظر پیش کر رہے ہیں۔

اس کے ساتھ ہی میری توجہ ربوہ کے ان بسنے والوں کی طرف مبذول ہوئی جنہوں نے ابھی کچھ دن پہلے ایک نہایت ہی کڑے رمضان کا زمانہ گزارا۔ اُن میں سے اکثر غریب لوگ ہیں۔ اُن کے پاس آسائش کے سامانوں کا تو کیا ذکر روزمرہ کی زندگی کی ادنیٰ ضرورتیں بھی میسر نہیں۔ دن بھر مکھیاں انہیں ستاتی ہیں اور رات کو مچھروں کا شکار رہتے ہیں۔ دن کو دھوپ کی گرمی اور رات کو مچھروں کی ایذا سے نہ ان کو دن کو نیند آسکتی ہے نہ رات کو نیند آتی ہے۔ بڑی مشکل کی زندگی بسر کرتے ہوئے بھی اُن کے سینوں میں خدا بسا ہوا ہے۔ وہ ان تکلیفوں سے کلیتہً بے نیاز ہیں اور رمضان کی کڑی آزمائش میں بڑی شان کے ساتھ پورے اترنے والے لوگ ہیں۔ مَیں نے دیکھا اُن مسجدوں میں جن میں شدید گرمی کے باعث اندر داخل ہوتے ہوئے بھی پسینے آتے تھے نہ وہ دن کو ٹھنڈی ہوتی تھیں نہ رات کو ٹھنڈی ہوتی تھیں۔ روزہ داروں کے بدن کے پانی سوکھ جاتے تھے لیکن پھر بھی خدا کی محبت میں اُن کے آنسو سجدہ گاہوں کو تر کر دیتے تھے۔

پس یہ بھی

ایک نظارہ میرے سامنے آیا

اور مَیں تعجب اور حیرت میں ڈوب گیا کہ وہ جگہیں جہاں خدا زیادہ یاد آنا چاہیئے۔ جہاں اللہ نے زیادہ فیاضی کا سلوک فرمایا ہے وہ جگہیں تو خدا کی یاد سے خالی ہوں لیکن وہ جگہیں جو آزمائشوں میں مبتلا ہیں اُن جگہوں میں اللہ بس رہا ہو۔ گویا ویرانوں میں ایسے سینے ہیں جہاں جنتیں بس رہی ہیں اور جنتوں میں ایسے سینے ہیں جہاں ویرانے آباد ہیں۔ آخر کیوں ایسا ہوا۔ کیوں انسان کی توجہ ان نظاروں کو دیکھ کر اپنے رب کی طرف مبذول نہیں ہوتی۔ یہ سوچتے ہوئے میری توجہ قرآن کریم کی اُن آیات کی طرف پھر گئی جو سورہ انعام میں ساتویں پارے کے آخری دو رکوع کے اندر پائی جاتی ہیں یعنی سورہ انعام کا وہ حصہ جو ساتویں پارہ کے آخری دو رکوع پر مشتمل ہے۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ اسی قسم کے فطرتی حُسن کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَ النَّوٰى ؕ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ مُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَ جَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ حُسْبَانًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ (آیت ۹۶-۹۷)

فرمایا اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَ النَّوٰى اللہ تعالیٰ گٹھلیوں کو پھاڑنے والا ہے اور بیجوں کا دل چیرنے والا ہے۔ ان میں سے نئی نئی کونپلیں پھوٹتی ہیں اور

زندگی کی نئی شکلیں

نمودار ہوتی ہیں۔ وہ موت سے زندگی نکالنے والا ہے اور زندگی کو موت میں داخل کرتا رہتا ہے ذٰلِكُمُ اللّٰهُ یہ ہے تمہارا اللہ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ اس کو چھوڑ کر اس سے پیٹھ پھیر کر کہاں چلے جا رہے ہو وَ جَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ حُسْبَانًا اُس نے رات کو تمہارے لئے ذریعہ تسکین بنایا اور خود رات بھی ایک سکینت کا منظر پیش کرتی ہے۔ ساکن رات دلوں کے لئے اطمینان کا پیغام لے کر آتی ہے وَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ حُسْبَانًا اور ہمیشہ ایک دائروی گردش میں گھومتے ہوئے سورج اور چاند اپنی رفتاروں میں ایسے معیّن، ایسے قطعی اور ایسے غیر مبدل ہیں کہ وہ تمام انسانوں کے لئے حساب جاننے کا ایک ذریعہ بن گئے ہیں۔ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ یہ سب تقدیر اُس ذات کی ہے جو غالب بھی ہے اور سب کچھ جاننے والی بھی۔

ان آیات کی طرف توجہ مبذول ہوتے ہوئے مَیں وہاں تک پہنچا جہاں بالآخر خدا نے اُن تمام محرکات اور پسِ پردہ اصول کا ذکر فرمایا ہے جو زندگی کے ہر قسم کے حُسن کا باعث بنتے ہیں یعنی خدا تعالیٰ نے ایسے حسن کا بھی ذکر فرمایا جو نباتات میں پایا جاتا ہے اور ایسے حُسن کا بھی جو صحراؤں میں پایا جاتا ہے۔ ایسے حُسن کا بھی ذکر فرمایا جو خشکیوں میں پایا جاتا ہے اور ایسے حُسن کا ذکر بھی جو سمندروں اور سطحِ آب پر پایا جاتا ہے۔ غرض ان تمام محرکات کا ذکر فرمانے کے بعد جو حُسن کی ہر قسم کی پیداوار کا باعث ہیں اچانک خدا نے اپنی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ (انعام آیت ۱۰۳)

یہ ہے تمہارا رب جو ساری کائنات کا خالق اور مالک ہے۔

تمام حُسن کا سرچشمہ

اور ہر نور کا منبع ہے۔ اس سے ہر وہ چیز پھوٹتی ہے جو زندگی بخش ہے۔ کوئی چیز بھی ایسی نہیں جس کا وہ خالق نہ ہو فَاعْبُدُوْهُ پس اسی کی عبادت کرو وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ اور وہ ہر چیز پر نگران ہے۔

یہاں تک پہنچنے کے بعد پھر مجھے مزید تعجب یہ ہوا کہ جب خدا تعالیٰ خود ان تمام نظاروں کے طبعی نتیجہ کے طور پر عبادت کی طرف توجہ دلاتا ہے گویا یہ فرما رہا ہے کہ یہ سارے نظارے میری طرف انگلیاں اٹھا رہے ہیں۔ تم کیوں ان اشاروں کو نہیں دیکھتے۔ کیوں میری عبادت نہیں کرتے۔ مجھے تعجب اس بات پر ہوا کہ اتنی بے شمار انگلیوں کے باوجود انسان ان کے پیغام کو سمجھتا کیوں نہیں۔ ان کے رخ کو دیکھتا کیوں نہیں۔ اے میرے خدا! مجھے تو اس کا جواب چاہیئے تھا۔ مَیں تو اس فکر میں غلطاں تھا کہ اس میں حکمت کیا ہے۔ کیوں ان لوگوں کو تُو دکھائی نہیں دے رہا۔ لیکن جب اگلی آیت پر میری نظر پڑی تو میرے سارے مسائل کا حل مجھے اس میں مل گیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے معاً بعد فرماتا ہے:۔

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ۫ وَ هُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَ هُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝

کہ اے ظاہری آنکھوں سے دیکھنے والو! تمہاری آنکھوں میں یہ مقدرت نہیں کہ اس کو دیکھ سکو ہاں وہ خود آنکھوں تک پہنچا کرتا ہے جب تک وہ اپنے آپ کو نہ دکھائے یا اپنے چہرہ سے پردہ نہ اٹھائے کسی آنکھ میں طاقت نہیں کہ اس کو دیکھ سکے۔

پس یہ آیت

ایک عظیم الشان فلسفہ

کو بیان کرنے والی ہے۔ اس میں ایک بڑا ہی وسیع مضمون بیان ہوا ہے۔ اس کا یہاں مختصراً ذکر کرنے کے بعد پھر مَیں آگے بڑھوں گا۔

مذہبی اور غیر مذہبی اہلِ فکر کے درمیان بہت پرانی ایک بحث چلی آتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مذہبی اہلِ فکر خواہ وہ کسی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں خدا کو جس شکل میں بھی وہ مانتے ہوں وہ یہی سمجھتے ہیں کہ خدا ظاہر ہوتا ہے اور اس کے نتیجہ میں مذاہب پھوٹتے ہیں۔ جبکہ غیر مذہبی قومیں یہ خیال کرتی ہیں کہ خدا کوئی نہیں وہ ظاہر نہیں ہوتا۔ قانونِ قدرت انسانی ذہن کو ایک ماوراء الوریٰ ہستی کی طرف متوجہ کر دیتا ہے، حقیقت میں کوئی وجود نہیں یہ تو انسان ہے جو بس سوچنے لگ جاتا ہے مرعوب ہو کر نظاروں سے، ہیبت زدہ ہو کر بجلی کی کڑکوں سے، متاثر ہو کر خوفناک جانوروں سے اور مسحور ہو کر خوبصورت ندیوں کی روانی، ان کی گنگناہٹ اور سرمدی نغموں سے کہ میرا کوئی خدا ہوگا اور اس کے نتیجہ میں مختلف خدا بنا لیتا ہے۔ اور پھر انسانی سوسائٹی رفتہ رفتہ ترقی کرتے ہوئے اُن خداؤں کو جمع کرنا شروع کر دیتی ہے۔ وہ مختلف خدا تعداد میں گھٹنے لگتے ہیں اور انسانی شعور بالغ نظری تک پہنچتے پہنچتے سمجھنے لگتا ہے کہ اتنے خداؤں کی کیا ضرورت تھی چند کافی ہیں۔ پھر کوئی تین پر آکر اٹک جاتا ہے۔ کچھ لوگ آگے قدم بڑھاتے ہیں اور ایک تک پہنچ جاتے ہیں۔ پھر جب انسان اور زیادہ بالغ نظر ہو جائے تو اس ایک خدا سے بھی چھٹی کر کے تمام عقل کی سطح پر آجاتا ہے۔ یہ ہے مذہب کی تخلیق کا وہ نظریہ جو غیر مذہبی قومیں پیش کرتی ہیں۔

قرآن کریم اس آیت کے ذریعے اس سارے نظریئے کو جھٹلا دیتا ہے اور دلیل اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ قرآن کریم یہ بیان کرتا ہے کہ دیکھو! یہ سارے قدرتی نظارے جو تمہارے نزدیک خداؤں کو جنم دینے والے ہیں ہم ایسی جگہوں کو جو ان نظاروں سے بھر جاتی ہیں اگر چاہیں تو ان کو اپنی یاد سے خالی رکھ سکتے ہیں۔ کوئی ایک دل بھی ہماری طرف متوجہ نہیں ہو سکتا ورنہ اگر یہ حقیقت ہوتی کہ یہ نظارے طبعاً خدا کو پیدا کرتے ہیں تو جہاں جہاں حسین مناظر دنیا میں نظر آئیں وہاں سب سے زیادہ خدا موجود ہونے چاہئیں۔ کیوں صحرائے عرب میں وہ جلوہ گر ہوتا ہے۔ کیوں فاران کی چوٹیوں سے اس کا مظہر اُترتا ہے اور کیوں حسین وادیوں میں اس کا کوئی نام و نشان دکھائی نہیں دیتا۔ فرماتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ آنکھیں اس کو نہیں پا سکتیں۔ وہ آنکھوں کو پاتا ہے۔

اس میں

ایک اور حسین طرزِ کلام

یہ ہے کہ پرانے زمانہ میں جو تصور تھا کہ نظر کسی چیز کو پکڑتی ہے یہ واقعتاً غیر سائنسی اور غیر حقیقی تصور تھا۔ چنانچہ قرآن کریم وہ پہلی کتاب ہے جو اس تصور کو جھٹلا رہی ہے۔ نظارے آنکھوں تک پہنچا کرتے ہیں۔ نظر نظاروں تک نہیں پہنچا کرتی اور جو نظارے آنکھوں تک نہ پہنچیں اُن سے نظر غافل رہتی ہے خواہ نظارے غائب ہو جائیں، خواہ پردے حائل ہو جائیں، خواہ اور غفلتیں بیچ میں حائل ہو جائیں لیکن نظر کوئی چیز نہیں جب تک نظارے نظر کو نہ پکڑیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب باقی نظارے بھی خود نظر کو پہنچتے ہیں اور نظریں طاقت نہیں رکھتیں کہ چھلانگ لگا کر نظاروں تک پہنچ جائیں تو یہ کیسے ممکن ہے کہ میری ذات کو نظر پکڑے جب کہ میری ذات ان نظاروں سے پس پردہ اور وراء الوریٰ ہے۔ میں چاہوں تو ان تک پہنچوں گا۔ میں نہیں چاہوں گا تو ان تک نہیں پہنچوں گا۔ فرماتا ہے لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وہی ہے جو خود عقلوں اور فہموں تک پہنچتا ہے۔ وہی ہے جو بصیرت پر جلوہ گر ہوتا ہے۔ خود انسانی بصیرت میں یہ طاقت کہاں کہ وہ اپنے رب کو پا سکے۔

اس مضمون کو بیان کرنے کے معاً بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بصیرت کس طرح انسان کو پہنچتی ہے۔ خدا تعالیٰ کا ادراک کیسے ہوتا ہے اور خدا کس طرح جلوہ گر ہوتا ہے فوراً اس مضمون میں داخل ہو جاتا ہے چنانچہ فرماتا ہے: قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ؕ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ۝ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ بصیرت عطا ہو چکی ہے جس بصیرت کا خدا ذکر فرما رہا ہے وہ خود نظروں پر جلوہ گر ہو چکی ہے اور بصیرت ہی نہیں بصائر یعنی بے شمار روشنیاں عطا ہو گئی ہیں۔ اب جس رنگ میں کوئی انسان چاہے خدا کو پانے کی مقدرت رکھتا ہے۔ فرمایا فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ پس جو چاہے اس نور اور روشنی سے فائدہ اُٹھا لے اور جو چاہے عَمِيَ عَلَيْهَا وہ اپنی آنکھیں اس سے اندھی رکھے، اُن بصائر سے غافل رہے۔ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ۔ اور میں تم پر حفیظ بنا کر نہیں بھیجا گیا۔

یہ حیرت انگیز تصریفِ آیات ہے جس کی طرف میں خاص طور پر آج آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں کیونکہ پھر اس کے معاً بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ کہ دیکھو کس طرح ہم آیات کو پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں اور اپنے رنگ بدلتے ہیں۔ اپنے اسلوب کو اچانک بدل دیتے ہیں۔ جب ہم اچانک اسلوب کو بدلیں تو یاد رکھنا اس میں بہت سی حکمتیں پوشیدہ ہیں۔

اس میں گہرے راز مضمر ہیں

اور یہ خیال نہ کر لینا کہ (معاذ اللہ) غفلت کی حالت میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ضمائر کو پھیر دیا ہے۔ تصریفِ آیات کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ غائب ضمیر میں بات ہوتے ہوتے حاضر کی طرف توجہ ہو گئی۔ اس کی بات کرتے کرتے اپنی بات شروع کر دی۔ خدا کی باتیں ہو رہی ہیں۔ آنحضرتؐ کا ذکر ہی کوئی نہیں تھا اچانک اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود داخل ہو جاتا ہے۔ یہ تصریفِ آیات کا ایک طریق ہے اور یہ ساری آیات جن کا میں نے ذکر کیا ہے تصریف کے مختلف پہلو اپنے اندر رکھتی ہیں۔

اس سے پہلے بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ (آیت ۱۰۰)

کہ وہی ذات ہے جس نے آسمان سے پانی اتارا۔ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا۔ ہم اس سے سبزی نکالتے ہیں۔ یعنی ابھی تو فرما رہا تھا کہ اُس ذات نے پانی اتارا اور اچانک کہنے لگ گیا کہ ہم اس سے سبزی نکالتے ہیں اسکو کہتے ہیں تصریف۔ یعنی تصریف کا ایک رنگ یہ ہے کہ ذکر ہو رہا ہے غائب میں اور اچانک خدا خود بیچ میں داخل ہو گیا اور اُس نے گویا Take over کر لیا۔ غائب سے اچانک حاضر میں جلوہ گر ہو گیا۔ اس تصریف کی حکمتوں میں سے ایک حکمت یہ ہے کہ جب خدا تعالیٰ غائب میں بات کر رہا ہوتا ہے تو اس سے انسان کی توجہ ایسے نظاروں کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہے جن کو دیکھنے کے بعد گویا خدا نظر آنے لگ جائے اور جب اس کیفیت تک دماغ پہنچ جاتا ہے تو اچانک وہ آپ آموجود ہوتا ہے وہ پھر غائب نہیں رہتا۔ کہتا ہے دیکھو! تم نے دیکھ لیا نا ہمیں۔ لو ہم تمہارے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سامنے موجود ہیں۔ ہم اب تم سے باتیں کرتے ہیں۔ تصریفِ آیات کا ایک تو یہ طریق ہے۔

ایک دوسرا طریق

وہ ہے جس کی طرف میں اس آیت کی رو سے توجہ دلانا چاہتا ہوں جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ تمہارے رب کی طرف سے بصائر آگئے۔ تمہیں دکھانے کے لئے حکمتیں عطا ہوگئیں۔ نورِ بصیرت عطا ہوگیا۔ حقیقتِ حال سے آگاہ کرنے کے لئے معارف تمہیں مل گئے۔ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ جو چاہے اب دیکھ لے وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا لیکن جو اس کے باوجود اندھا رہے گا تو اس کا نقصان اسی کو ہے وہ اپنے مقاصد حاصل نہیں کرسکے گا وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ اور میں تم پر حفیظ نہیں ہوں۔ یہاں خدا کی بات چھوڑ کر حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات شروع ہوگئی۔ گویا سارا کلام حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام تھا۔

اب بظاہر ایک صرفی نحوی انسان جو جہالت کی آنکھ سے اپنے علم کو ہی غالب سمجھتا ہے وہ تو اس پر بڑا اعتراض کرے گا کہ یہ عجیب

فصیح و بلیغ کلام

ہے کہ ذکر ہو رہا ہے ربّ کریم کا پچھلے دو رکوعوں میں حضرت رسول اکرم صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہیں ذکر نہیں۔ ذکر چل رہا ہے خدا اور اس کی تخلیق کار ان حسین مناظر کا ذکر ہے جو قدرتِ خداوندی سے ظاہر ہوتے ہیں اور بات اللہ کر رہا ہے کبھی ضمیر کو اپنی طرف پھیر کر کبھی غائب میں اپنا ذکر کرکے یہ محمد مصطفیٰ اچانک بیچ میں کہاں سے آگئے۔ گویا وہ کہہ رہے ہیں کہ اب میں ہوں تمہارے پیغام کو اپنے ہاتھوں میں پکڑ رہا ہوں جس طرح کوئی آدمی کسی message یا کسی فریضہ کو take over کرلے اور پھر آگے سے اچانک بات شروع کردے۔ یہ آیت اسی قسم کی تصریف کا منظر پیش کرتی ہے کہ خدا کا ذکر حضرت محمد مصطفیٰ صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی زبان سے جاری ہونے لگ جاتا ہے۔

اس میں کیا حکمت ہے

اسی میں وہ جواب ہے جس کی میں تلاش کر رہا تھا۔ یہی وہ نکتہ ہے جس نے میری ساری الجھنیں دور کردیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بصائر جو تم تک پہنچا کرتے ہیں وہ نبیوں کے ذریعہ پہنچتے ہیں اور نبیوں کے بغیر خدا کا کوئی وجود نہیں ہے جو تم پر ظاہر ہو۔ اگر انبیاء کا رستہ چھوڑ دو گے، اگر یہ وسیلہ اختیار نہیں کرو گے تو پھر کائنات کا ذرّہ ذرّہ بھی حُسن سے بھر جائے تمہاری آنکھیں اندھی کی اندھی رہیں گی۔ قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ اور سب سے زیادہ بصیرتیں تم پر نازل ہوگئیں کس شکل میں؟ اب بغیر بتائے کے کون داخل ہوگیا؟ بصیرت کا مجسمہ حضرت محمد مصطفیٰ صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلّم۔ وہ اس مضمون میں داخل ہوجاتے ہیں اور اچانک وہ کلام شروع کردیتے اور فرماتے ہیں وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ۔ میں ہوں خدا کا نور میں ہوں بصیرتوں کا وہ منبع اور بصیرتوں کا وہ مظہر اتم۔ جس نے تمہیں بصیرتیں عطا کی ہیں وہ میں ہی ہوں۔ میں آگیا ہوں۔ اب اگر چاہو اسلام قبول کرکے خود بھی بصیرت حاصل کرو اور دنیا کو بھی نور عطا کرو اور چاہو تو اس سے منہ موڑ کر اندھے کے اندھے رہو۔

اللہ تعالیٰ صرف یہاں پر بات ختم نہیں کرتا بلکہ اس سارے جھوٹے فلسفہ کا جواب ان آیات میں دیتا ہے جس کا میں نے اس خطبہ کی ابتدا میں ذکر کیا ہے۔ دنیادار کہتے ہیں کہ شرک سے بات شروع ہوکر توحید پر جاکر ختم ہوتی ہے اور توحید بالآخر خدا کے انکار پر منتج ہوتی ہے۔ خدا بتا رہا ہے کہ حُسن کے ذریعہ، حُسنِ قدرت کے ذریعہ شرک پیدا ہی نہیں ہوا کرتا اور جب تک خدا کا برگزیدہ بندہ آکر یہ دکھا نہیں دیتا کہ اس کائنات کے پیچھے کوئی کوئی ذات موجود ہے، انسان کا تصور وہاں تک پہنچا ہی نہیں کرتا۔ وہ آتا ہے

اپنے پیغام کو مکمل کرجاتا ہے

خدائے واحد سے بنی نوع انسان کا تعلق جوڑ جاتا ہے۔ جب وہ چلا جاتا ہے تو پھر شرک پھوٹتا ہے۔ پھر یہ مناظر خدا کی جگہ لے لیتے ہیں اور کئی جھوٹے خدا بن جاتے ہیں اور یہ شرک دہریت پر منتج ہوا کرتا ہے۔ توحید دہریت پر منتج نہیں ہوا کرتی۔ چنانچہ اس مضمون کو مکمل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا ۗ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝ (انعام آیت ۱۰۷، ۱۰۸)

کہ تو نے لوگوں کو خدا تک پہنچا دیا لیکن خدا تک پہنچنے کے بعد انسان پھر شرک میں مبتلا ہونے والا ہے۔ جب وہ تجھے چھوڑ دیں گے۔ تو خدائے واحد کو بھی چھوڑ دیں گے۔ جب وہ تجھ سے روگردانی کریں گے تو خدائے واحد سے بھی روگردانی کریں گے اور نتیجہ یہ نکلے گا کہ دنیا میں پھر شرک پھیل جائے گا۔

غرض خدا تعالیٰ نے مشرکین کا ذکر فرما کر اس مضمون کو مکمل کردیا اور یہ بتا دیا کہ اے رسول! اس کی ذمہ داری تجھ پر نہیں ہے۔ تیرا کام تو اندھیروں سے نور کی طرف نکالنا ہے۔ تو نے اپنا یہ کام مکمل کردیا۔ اب تو ان کا نگران نہیں ہے۔ پس خدا کے ذکر سے اچانک تصریفِ آیات ہوئی اور حضرت محمد مصطفیٰ صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے کلام شروع کردیا کہ میں تم پر حفیظ نہیں ہوں۔

ایک دفعہ ایک یہودی عورت کا بچہ قریب المرگ تھا۔ اس عورت کو یہ علم تھا کہ آنحضرت صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو اس بچہ سے پیار تھا لوگ کہتے ہیں یہودیوں میں تبلیغ کیوں کرتے ہو۔ یہودیوں تک اسلام کا پیغام کیوں پہنچاتے ہو۔ جن یہودیوں نے آنحضرت صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے دشمنی کی ان سے زیادہ مغضوب تو دنیا میں کوئی یہودی نہیں ہوسکتا۔ ان سے زیادہ سخت دل اور شقی القلب تو کوئی یہودی نہیں ہوسکتا۔ اس کے باوجود اس یہودی عورت نے آنحضرت صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی خدمتِ اقدس میں جب یہ پیغام بھیجا کہ میرا بچہ قریب المرگ ہے۔ آپ کو اس سے پیار تھا اگر آپ چاہتے ہیں کہ اسے بسترِ مرگ پر دیکھ لیں تو یہاں آجائیں اسکو دیکھ لیں۔ اسکے دل میں یہ تمنا ہوگی کہ میرے بچے کا دل ٹھنڈا ہوجائے۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم مجلس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ پیغام سنتے ہی اٹھ کھڑے ہوئے اور سیدھے اس یہودی عورت کے گھر تشریف لے گئے۔ بچہ بستر مرگ پر پڑا تھا اس کے پاس بیٹھ گئے اور اس کو اپنے قرب سے تسکین دی اور پوچھا بچے! کیا تم یہ پسند نہیں کرو گے کہ مسلمان ہو کر جان دو۔ صرف یہی تبلیغ کی اور یہی سیدھا سادھا کلمہ جو دل کی گہرائی سے نکلا تھا بچے کے دل میں جا کر ڈوب گیا۔ اس نے سر ہلایا کہ ہاں میں یہی پسند کرتا ہوں۔ چنانچہ

کلمہ پڑھا اور جان دے دی

حدیث میں آتا ہے کہ اس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اتنی خوشی ہوئی کہ بار بار فرمانے لگے الحمد للہ الحمد للہ۔ خدا نے مجھے ایک روح کو بچانے کی توفیق عطا فرما دی۔ وہ جو ساری دنیا کی روحوں کو بچانے کیلئے آیا تھا جس نے ہم سب کی روحوں کو بچایا ہے۔ ہم اور ہمارے باپ دادے اور ہماری نسلیں ہمیشہ اس کی غلامی میں جھکی رہیں تب بھی اس کے احسانات کا بدلہ نہیں ادا کر سکتیں۔ وہ نور کامل جس نے بنی نوع انسان کو اندھیروں سے نکالا اور روشنی عطا کی، وہ جو سب دنیا کا محسن بنا اور محسن بنے گا، وہ جس کے در پر ایک نہ ایک دن ساری بنی نوع انسان لازماً حاضر ہوگی اور اس کی توفیق سے اور اس کے واسطے سے اللہ تعالےٰ کی اطاعت میں رشد و ہدایت پائے گی۔ صرف ایک روح کے بچنے پر اس پیکر رحمت کے دل کی یہ کیفیت ہے اور اس پر اظہار شکر کا یہ عالم ہے کہ بار بار کہتے ہیں الحمد للہ الحمد للہ خدا نے مجھے ایک روح کو بچانے کی توفیق عطا فرمائی اور بچنے کے بعد اس بچے کو وقت کو تنا میسر آیا بس کلمہ پڑھا اور دنیا سے رخصت ہو گیا۔ صرف اتنی سی ہدایت تھی۔ صرف ایک لمحہ کی ہدایت تھی لیکن اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبد شکور بنتے ہوئے اپنے ربّ کے حضور جھک جاتے ہیں

یہ ہیں ہمارے آقا و مولا سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن کی غلامی کا ہم نے دعویٰ کیا ہے۔ آپؐ ہیں بصیرتوں کے منبع اور مادی اور مجمع اب آپؐ سے سارے نور پھوٹیں گے جو خدا کی طرف لے جائیں گے۔

پس یہ وہ بصائر یعنی روشنیاں تھیں جن سے دنیا اپنے رب کے نور سے جگمگا اٹھی تھی۔ اب اگر ان نوروں کو جماعت نے اپنے تک روک لیا اور بنی نوع انسان اور محمد مصطفےٰ ﷺ کے درمیان حائل ہو گئے تو یاد رکھیں اس وقت بنی نوع انسان اپنے ربّ کو کبھی نہیں پا سکیں گے۔ اور آپ لوگ اس کے ذمہ دار ہونگے کیونکہ

آپ کو ذریعہ بنایا گیا ہے

آج خدا تعالیٰ کی وحدانیت کو دنیا میں قائم کرنے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت کو دنیا سے منوانے کا فریضہ آپ کو سونپا گیا ہے اس لیے آپ اپنی نظروں کو سطحی نہ بنائیں۔ اپنی نگاہوں کو ان ظاہری مناظر کے پردوں تک نہ رہنے دیں بلکہ آگے بڑھیں۔ بلند نظری پیدا کریں اور حقیقت حال کو پانے کے لیے آپ خود پار اترنا سیکھیں اور اپنے رب تک پہنچنا اور بندوں کو رب تک پہنچانا سیکھیں اس کے بغیر نہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کا حق ادا ہو گا اور نہ اپنے رب کی عبودیت کا حق ادا ہو گا۔

یاد رکھیں جب قومیں خالق کائنات کو بھلا کر مخلوق کے حسن میں کھو جاتی ہیں تو پھر ان سے شرک پھوٹا کرتے ہیں اور جب ایسی قوموں سے شرک پھوٹتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے اے رسول! تو نے اپنا فرض پورا کر دیا۔ تو وکیل نہیں ہے۔ اب میں جانوں اور یہ لوگ جانیں جنہوں نے مجھے پانے کے بعد بھی مجھے کھو دینے کے سامان اپنے ہاتھوں سے کر لیے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنے ربّ کی عبودیت اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کا پورا پورا حق ادا کرنے والے ہوں۔ خدا ہمیں یہ توفیق عطا فرمائے کہ ہم خدا کی وحدانیت کی حفاظت اپنی جانیں دے کر بھی کریں۔ اپنے اموال دے کر بھی کریں۔ اپنی عزتیں دے کر بھی کریں۔ اپنی عزیز ترین چیزیں قربان کر کے بھی کریں اور خدا تعالیٰ کی وحدانیت کو قائم کرنے کے لیے شرک کی راہ میں کھڑے ہو جائیں اور شرک کو اسلام کے اندر داخل نہ ہونے دیں۔ ہم اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کر دیں۔ لیکن توحید کے اس گہوارہ کو پھر دوبارہ بتوں کے گہوارہ میں تبدیل نہ ہونے دیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔"

درخواست دُعا

- مکرم شیخ نور الحق صاحب دار البرکات ربوہ کی والدہ محترمہ عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں ان دنوں طبیعت زیادہ خراب ہے۔ نیز ان کی اہلیہ محترمہ بھی آجکل بیمار ہیں اور وہ خود بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔
- مکرم رانا بشارت احمد صاحب اے ایس ایم سمہ سٹہ کے بڑے ماموں کا اپنڈے سائٹس کا اپریشن ۱۷ جولائی کو ڈاہرانوالہ ہسپتال میں ہوا ہے۔ نیز وہ اپنے والدین کی صحت اور درازی عمر کے لئے بھی درخواست دعا کرتے ہیں۔
- مکرم خواجہ محمد ظفر اللہ صاحب کوارٹرز تحریک جدید ربوہ کے دوست عزیزم شریف احمد طاہر کے گردوں کا ایک اپریشن ہو گیا ہے جو کامیاب رہا ہے۔ چند روز کے بعد دوسرا اپریشن ہو گا۔
- مکرم میاں محمد شریف صاحب سمن آباد لاہور کے بیٹے میاں محمد شریف صاحب ایم فل (فائنل) کا نتیجہ بعض نامعلوم وجوہ کی بناء پر رکا ہوا ہے۔ اسی طرح ان کی تنخواہ کا مسئلہ حل نہیں ہوا۔
- مکرم زاہد احمد صاحب انجم بھریا روڈ ضلع نواب شاہ (سندھ) کا فرسٹ ایئر کا نتیجہ جلد نکلنے والا ہے۔ نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔
- مکرم ملک منیر احمد صاحب دار الرحمت شرقی ب ربوہ آجکل بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔
- مکرم محمد ظہیر الدین احمد صاحب علامہ اقبال روڈ لاہور ایک دیوانی مقدمہ کی وجہ سے پریشان ہیں

قارئین کرام ان سب احباب کے لئے دعا کریں۔

پتہ درکار ہے

مندرجہ ذیل موصی صاحبان / موصیات کا موجودہ پتہ درکار ہے اگر موصی صاحبان یا موصیات خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی اور دوست کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو دفتر ہذا کو اطلاع دی جائے۔

۱۔ مکرم چوہدری عالم خانصاحب وصیت نمبر ۲۳۰۵۰ ولد جناب خانصاحب ساکن محمد آباد ضلع تھرپارکر سندھ

۲۔ شفیق احمد صاحب ولد رشید احمد صاحب وصیت نمبر ۲۳۰۱۸ ساکن ۸۱/۹ بلاک نمبر ۵ فیڈرل بی ایریا کراچی۔

اہلیہ العزیز صاحبہ پراچہ زوجہ مکرم بشیر احمد صاحب شاد ساکن ۱۸/۸۔ B III ناظم آباد کراچی ۱۸

۳۔ میاں محمد داؤد صاحب ولد خانصاحب میاں محمد یوسف صاحب موصی نمبر ۲۳۰۲۶ ساکن اے/۲۸۱ فیروز پور روڈ لاہور۔

۴۔ نعیمہ بیگم صاحب بنت عبد الحکیم صاحب وصیت نمبر ۲۳۰۴۹ ساکن وارہ ضلع لاڑکانہ (سندھ)

۵۔ صالحہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد منیر صاحب سابق ساکن دار العلوم شرقی ربوہ۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹینڈر نوٹس

(۱) زیر دستخطی کو درج ذیل کاموں کے لئے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کے منظور شدہ ٹھیکیداروں/فرموں سے جنہوں نے اپنے ناموں کا اندراج/تجدید کروالی ہو اور سال رواں کے لئے اپنی اندراجی/تجدیدی فیس جمع کرادی ہو سربمہر فیصدی/آئیٹم ریٹس ٹنڈر دفتر زیر دستخطی واقع سرگودھا میں مطلوب ہیں۔ ٹنڈر ہر کام کے بالمقابل درج شدہ تاریخ کو موجودگی کے خواہاں ٹھیکیداروں یا ان کے مجاز نمائندوں کے روبرو کھولے جائیں گے۔ ٹنڈر فارم ڈویژنل ہیڈ کلرک ڈویژن ہذا سے اسی روز اوقات کار کے دوران عمومی نقد فیس کی ادائیگی پر حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(۲) زرِ پیشگی کی رقم بشکل شیڈولڈ بنک کی ڈیپازٹ ایٹ کال بحق ایگزیکٹو انجینئر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن سرگودھا ٹنڈر فارموں کے ساتھ لازماً منسلک کی جائے بصورت دیگر ٹنڈر فارم ناقابل غور ہوں گے۔

(۳) زیر دستخطی کو بلا اظہار وجوہ کوئی ایک یا تمام ٹنڈر مسترد کر دینے کا حق حاصل ہوگا۔

(۴) ٹنڈر فارموں کے اجراء کے وقت تمام ٹھیکیداران/فرمیں اپنے ساتھ اپنی اندراجی/تجدیدی چٹھیاں اور دفتر ہذا میں اندراجی/تجدیدی فیس کی ادائیگی کی سرکاری رسید لے کر آئیں ورنہ ٹنڈر فارم جاری نہیں کئے جائیں گے۔

نمبر شمار	کام کا نام	اندازہ لاگت	زرِ پیشگی	مقررہ مدت	تاریخ اجراء ٹنڈرات	تاریخ وصولی ٹنڈرات
۱-	دیہی آب رسانی سکیم چک نمبر ۳۶ ایس بی ضلع سرگودھا۔					
	گروپ I					
	تعمیر گراؤنڈ سٹوریج ٹینک/پمپنگ چیمبر ۲۰ × ۱۵ / سٹاف کوارٹرز/ٹائرنگ مین	۵,۹۰,۰۰۰/- روپے	۱۱,۸۰۰/- روپے	۶ ماہ	۳۰/۷/۸۳ ۱۱ بجے	۳۰/۷/۸۳
	گروپ II					
	ٹرانسمیشن لائن	۸۵,۰۰۰/- "	۱۷۰۰/- "	۲ "	"	"
۲-	دیہی آب رسانی سکیم شاہ نکدار					
	گروپ I					
	رائزنگ مین/تعمیر گراؤنڈ سٹوریج ٹینک کمپاؤنڈ وال/کلورینیشن پلانٹ/پمپنگ چیمبر	۷,۵۰,۰۰۰/- "	۱۵,۰۰۰/- "	۶ ماہ	"	"
	گروپ II					
	ٹرانسمیشن لائن	۹۰,۰۰۰/- "	۱۸۰۰/- "	۲ "	"	"
(۳)	دیہی آب رسانی سکیم چک نمبر ۹۶ ایس بی ضلع سرگودھا					
	گروپ I					
	تعمیر گراؤنڈ سٹوریج ٹینک/بارہیڈ واٹر فٹنگ/پمپنگ چیمبر/سٹاف کوارٹر/رائزنگ مین/کلورینیشن پلانٹ	۵,۰۰,۰۰۰/- "	۱۰,۰۰۰/- "	۶ ماہ	"	"
	گروپ II ٹرانسمیشن لائن	۹۰,۰۰۰/- "	۱۸۰۰/- "	۲ "	"	"
(۴)	دیہی آب رسانی سکیم چک نمبر ۱۳ ایس بی سرگودھا					
	گروپ I					
	پمپنگ چیمبر/ڈی ٹائپ سٹاف کوارٹر/رائزنگ مین/گراؤنڈ سٹوریج ٹینک	۵,۰۰,۰۰۰/- "	۱۰,۰۰۰/- "	۶ ماہ	"	"
	گروپ II					
	ٹرانسمیشن لائن	۵,۰۰,۰۰۰/- "	۱۰,۰۰۰/- "	۲ "	"	"
(۵)	دیہی آب رسانی سکیم چک نمبر ۲۴ ایس بی ضلع سرگودھا					
	گروپ I					
	گراؤنڈ سٹوریج ٹینک ۵ عدد/کمپاؤنڈ وال/سائٹ ڈویلپمنٹ	۵,۰۰,۰۰۰/- "	۱۰,۰۰۰/- "	۶ ماہ	"	"
	گروپ II					
	ٹرانسمیشن لائن	۱۴۰,۰۰۰/- "	۲۸۰۰/- "	۲ "	"	"

نوٹ: وہ ٹھیکیداران/فرمیں جنہوں نے رواں مالی سال کے دوران کام بوقت مکمل نہیں کئے یا جن کا کسی سرکاری محکمہ کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تنازعہ چل رہا ہے یا جنہوں نے کام تصریحات کے عین مطابق مکمل نہیں کئے انہیں ٹنڈر دینے کی اجازت نہیں ہوگی۔ اچھی کارکردگی کے ضمن میں متعلقہ ایس۔ آئی کا سرٹیفکیٹ ٹنڈر دیتے وقت ہمراہ لایا جائے۔

(ایگزیکٹو انجینئر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن سرگودھا) (I.P.L 5488)

موٹرز فون ۴۰۴۴۵

احمد

آٹو موبائیل انجینئرز

- جرمن اور جاپانی گاڑیوں کی مرمت کا خصوصاً اعلیٰ انتظام
- گاڑیوں کی اطمینان بخش اوور ہالنگ، ڈنٹنگ پینٹنگ الیکٹرک، ویل بیلنسنگ، ویل الائنمنٹ کیلئے رجوع فرمائیں۔

غایت بازار مری روڈ اوجڑی کیمپ راولپنڈی

مرکز سلسلہ میں رہائش رکھنے کے خواہشمند احباب کیلئے سنہری موقعہ

اس وقت ہمارے پاس مکانات اور پلاٹس قریباً ہر محلہ میں قابلِ فروخت موجود ہیں۔ گذشتہ دو ماہ سے پلاٹس و مکانات کی قیمتوں میں کافی کمی پیدا ہو چکی ہے۔ مرکز سلسلہ میں رہائش کی غرض سے پلاٹ و مکان خریدنے کا سنہری موقعہ ہے احباب اس سے جلد فائدہ اٹھائیں۔ خواجہ عبدالمومن۔

مومن اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلر و مومن کلاتھ ہاؤس
گول بازار ربوہ فون ۵۱۷

سچی بوٹی (ٹنکچر)

ہومیوپیتھک طریق پر تیار کردہ
سچی بوٹی (ٹنکچر)
پھوڑا پھنسی سے لیکر کینسر (CANCER) تک کیلئے مفید ہے۔ پینے میں آسان۔ فوری اثر کے لئے۔ قیمت فی اونس ۲۰/- ڈاک خرچ ۵/-
کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان لاہور۔ کراچی
ہیڈ آفس ربوہ۔ فون ۶۰۶-۶۰۷

اگر آپ
اولاد جیسی نعمت سے محروم ہیں
تو اولین فرصت میں
دواخانہ حکیم نظام جان
سے مشورہ طلب فرمائیں
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ : اقصیٰ چوک کالج روڈ
فون ۷۳۹۹۷ : ربوہ فون ۵۵۸
حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اٹھرا۔ بواسیر۔ ذیابیطس۔ دمہ۔ پرانی خارش و چنبل۔ تبخیر معدہ۔ مردانہ و زنانہ خاص امراض کا
بفضلہ کامیاب علاج۔ بیرونی مریض بیماری کی مکمل کیفیت لکھ کر دوا طلب کریں!
مطب ناصر دواخانہ
گول بازار ربوہ
فون: ۶۳۴ - رہائش ۵۳۴

ولادت

۱۔ مورخہ ۲۶/۶/۸۳ کو اللہ تعالیٰ نے مکرم حفیظ الرحمٰن صاحب انور سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ ہمبرگ کو ایک بیٹے کے بعد بیٹی سے نوازا ہے جس کا نام صدف انور رکھا گیا ہے۔ نومولودہ مکرم مولوی عبدالرحمان صاحب انور مرحوم کی پوتی اور مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب آف بہلول پور کی نواسی ہے۔ قارئین الفضل کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ نومولودہ کی صحت، درازیٔ عمر اور خادمۂ دین ہونے کے لئے خدا تعالیٰ سے دعا کریں۔

(حیدر علی ظفر مبلغ سلسلہ ہمبرگ۔ مغربی جرمنی)

۲۔ میرے عزیز دوست مکرم عزیز احمد خان صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۶ جولائی ۱۹۸۳ء کو ایک بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہِ شفقت اس کا نام عطیۃ العلیم تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ محمد امیر شاہ سابق باڈی گارڈ کی پوتی اور مکرم امیر محمد صاحب آف ٹوپی کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ صاحبِ قسمت اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

(ملک صفی اللہ خان۔ املاک کنسرن ریلوے روڈ۔ ربوہ)

نمایاں کامیابی

میرے لڑکے محمود احمد صاحب نے لاہور سیکنڈری بورڈ (میٹرک ۱۹۸۳ء) کے امتحان میں ۸۵۰ میں سے ۷۴۳ نمبر حاصل کر کے خدا کے فضل سے بورڈ میں نمایاں پوزیشن حاصل کی ہے۔

عزیزم محمود احمد ملک مظفر احمد صاحب کا پوتا ہے۔ احباب دعا کریں کہ یہ کامیابی مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ ثابت ہو اور خداوند کریم عزیزم کو مستقبل میں مزید دینی اور دنیاوی نعمتوں سے نوازے آمین

(ذکاء اے ملک ایکسپرٹ ایگزیمینر آف ڈاکومنٹس ۴۲ نکلسن روڈ لاہور)

دعائے مغفرت

میری بیٹی عزیزہ طاہرہ نذیر اہلیہ چوہدری نصیر احمد آف صادق آباد مورخہ ۱۵ اور ۱۶ جولائی ۱۹۸۳ء کی درمیانی شب رحیم یار خان سے واپس صادق آباد گھر جاتے ہوئے اچانک کار کے حادثہ میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ بہت نیک، صالح اور سب رشتہ داروں میں ہر دلعزیز تھی۔ مہمان نواز اور صوم و صلوٰۃ کی پابند تھی۔ شادی کے چار ماہ بعد ہی اللہ کو پیاری ہوگئی۔ صادق آباد سے مرحومہ کا جسدِ خاکی برائے تدفین ۱۶ جولائی بروز ہفتہ تقریباً نو بجے شب ربوہ لایا گیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہِ شفقت نماز عشاء کے بعد جنازہ پڑھایا۔ احباب نے کثیر تعداد میں جنازہ میں شرکت کی۔ اس کے بعد قبرستان عامہ میں تدفین عمل میں آئی۔ اور مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے قبر پر دعا کرائی۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور اس کے درجات بلند فرمائے۔ سب لواحقین کو صبرِ جمیل عطا کرے۔

(چوہدری نذیر احمد فاروق کالونی سرگودھا)

کراچی میں
حضرت حکیم نظام جان مرحوم کے
مشہور دواخانہ گوجرانوالہ
کی مفید اور مجرب دوائیں
مکرم شوکت منہاس ۷۱ سویٹ ہوم لینڈ
ماڈل کالونی کراچی سے حاصل کی جاسکتی ہیں

باقاعدہ
مجید ٹاؤن
منظور شدہ ہر نقص سے پاک
رہائشی منصوبہ
نزد مسجد اقصیٰ ربوہ
چوہدری عبدالمجید وڑائچ ایڈووکیٹ
فیکٹری ایریا ربوہ۔

فون ۴۱۲
اقبال ٹریڈرز
فون ۵۰۸
انٹرنیشنل ٹریڈرز
کیٹی مارکیٹ
اقصیٰ روڈ ربوہ
آزمائش شرط ہے آواز
کوالٹی اور خوبصورت
فینٹم پنکھے
مدت ۵ سال

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل
کے مجرب نسخہ جات
قادیان کا قدیمی مشہور تحفہ
سُرمہ انوار رجسٹرڈ
آنکھوں اور نظر کا محافظ
سُرمہ نور والوں کا
نورانی کاجل
آنکھوں کی صفائی، خوبصورتی اور امراض کے لئے بہترین تحفہ
شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ
کول بازار ربوہ ٹرک بازار سیالکوٹ

طفیل کاجل
قیمت ۲/۵۰ روپے
آنکھوں کی خوبصورتی اور حفاظت کے لئے بہترین تحفہ
سُرمہ شفاء نور قیمت ۲/۵۰ روپے
آنکھوں میں ٹھنڈک سکون پیدا کرتا۔ ککرے۔ دھند۔ بھولا۔ ناخونہ۔ سُرخی اندھرا تاثیں ایک دو سلائی لگائیں دکھتی آنکھوں پر چھپکے ان شاء اللہ فرق پڑے گا
اکسیر دماغ و نظر قیمت ۲/ روپے
نظر کے لئے بے حد مفید اس کے استعمال سے عینک اتر جاتی ہے۔ نظر کو تیز کرتا۔ معدہ و جگر دل و دماغ کو قوت دیتا۔ سر درد۔ کند ذہن اور یکسوئی حافظہ طالبعلموں کے لئے اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے نہایت مفید دوا ہے۔
حکیم محمد طفیل رجسٹرڈ سابق صدر طبیہ کمیٹی تحصیل جوہی حال کوئٹہ کلاتھ مارکیٹ ربوہ

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کیلئے
فون رہائش ۴۱۸۶۴۵
نیو پاک جیولرز
۱۱۱ فیروزپور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور
۱۲ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور
۱۰ شادمان کالونی لاہور
فون: ۴۱۰۹۷۴، ۴۱۸۶۴۶
پروپرائیٹر
میاں عظیم قادر اینڈ سنز

باقاعدہ ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے منظور شدہ
ایک انتہائی نادر موقعہ سے جلد فائدہ اٹھائیں۔ پختہ سڑکیں مکمل ہو چکی ہیں
شکور پارک ربوہ
ہاؤسنگ سکیم ہر نقص سے پاک
حق شفعہ سے مبرا
مکمل ضمانت
فوری رجسٹری اور فوری قبضہ
شکور پارک:۔ جسمیں پختہ سڑکیں، نالیاں، بجلی میٹھے پانی کی سپلائی، ٹیلیفون اور سوئی گیس بفضل تعالیٰ مہیا کی جائیگی
شکور پارک:۔ بہترین موقعہ۔ ایک طرف محلہ دارالرحمت شرقی ب بلاک ۲۴ کی ۴۰ فٹ سڑک دوسری طرف محلہ ناصر آباد اور مبارک کالونی چنیوٹ ساہی وال روڈ کے اندر بطرف ربوہ
رابطہ کیلئے:۔ پروپرائیٹر:۔
فون گھر ۴۱۶ حاجی عبدالسمیع ۱۶/۲۵ باسط منزل محلہ دارالرحمت شرقی ب ربوہ فون دوکان ۶۱۴